خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
7۔ دسمبر 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 276 | جمعرات 14 رجب ۔1416ھ‘ 7 فتح 1374ہش‘ 7 ۔ دسمبر 1995ء

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی کا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے۔(-) تم خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ جو مذاہب کہ تفرقہ پسند کرتے ہیں اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں وہ یقیناً وحدت جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا کہ ایک (-) ہو جو کہ جماعت بناوے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات خیرات کی طرح ہی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے اور یہ حق حق العباد کا ہے جو فرض ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوت ہی کو چھوڑ دیا جاوے۔ ایک شخص (صاحب ایمان) ہو اور پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اس کو یوں چھوڑ دیا جاوے جیسا کتے کو۔ یہ بڑی غلطی ہے جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی ہی نہ ہو وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقعہ پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جاوے تو ہمدردی کے حقوق فوت نہ ہونے پاویں۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو۔ مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اس کا پس خوردہ کھا لے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہو جاوے۔ لیکن ہمدری یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو۔ احتیاط کی رعایت رکھ کر اس کی خبر گیری کرو اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کر کے صاف کپڑے بدل لے۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 270)

گھروں میں صفائی کا اہتمام کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

عورت کو اپنے گھر میں، رہن سہن میں ایسا پیارا بن کر رہنا چاہئے اور ایسا صاف ستھرا پاکیزہ ماحول پیدا کرنا چاہئے کہ صرف خاوند کے لئے سکینت کا سامان نہ ہو بلکہ سب عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے وہ گھر جنت نشان بن جائے۔ وہ آئیں اور وہاں تسکین پائیں اور جنت کے نمونے دیکھیں اور گھر معاشرے کا مرکز ہو نہ کہ بیرونی معاشرہ گھروں کا مرکز بن جائے۔

پس اس پہلو سے خواتین کو بھی توجہ کرنی چاہئے اور صاف ستھرا رہنا چاہئے پاکیزہ رہنا چاہئے۔ گھر سے بدبو کو دور کرنا چاہئے۔ بعض بیچاری غریب عورتیں مجبور ہیں۔ کپڑے بھی زیادہ نہیں ہوتے، پھر پیاز کاٹے، کھانا پکایا؛ اس کی بو بدن میں رچ گئی، کپڑوں میں رچ گئی لیکن جو نظیف طبیعت کی عورتیں ہیں۔ وہ پھر بھی صاف رہتی ہیں۔ پس یہ ہو سکتا ہے۔ غربت حائل نہیں ہو سکتی۔ بعض خواتین کو میں نے دیکھا ہے وہ پیاز کو پانی کے اندر رکھ کر کاٹتی ہیں۔ باہر نہیں کاٹتیں کیونکہ اس سے ایک تو پیاز کے جو بخارات ہیں وہ آنکھوں کو

باقی صفحہ 7 پر

عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خوشی کی تقریب

○ احباب جماعت کے لئے یہ خبر خوشی و مسرت کا باعث ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم پیر محی الدین طاہر صاحب اور مکرمہ امتہ الوحید صاحبہ کو مورخہ 95-11-11 کو دو توام بیٹیاں عطا فرمائی ہیں۔ جن کے نام حضرت صاحب نے از راہ شفقت بریرہ نورین اور سدرہ عنبرین پسند فرمائے ہیں۔ دونوں بچیاں محترم پیر معین الدین صاحب (داماد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کی پوتیاں اور محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب (ابن حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کی نواسیاں ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان بچیوں کو نیک، والدین کے لئے قرۃ العین اور نافع الناس وجود بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ ربوہ تحریر کرتی ہیں مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ جو فضل عمر ہسپتال کے شعبہ نرسنگ میں اولین کارکنوں میں سے تھیں اور حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ساتھ کام کیا تھا۔ گزشتہ ہفتہ دوالمیال میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ محترم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کی بھانجی اور حضرت میر غلام حسین صاحب سیالکوٹ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی تھیں نیک اور صالحہ تھیں احباب ان کی بخشش کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم سید زاہد منیر عرف گلو ابن مکرم سید منیر احمد صاحب الجمیل فیکٹری ایریا ربوہ حال مقیم کینیڈا ایک حادثہ میں مورخہ 95-11-27 کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ 95-12-4 کو میت ربوہ لائی گئی۔ اور بیت المھدی میں مکرم مولوی ریاض احمد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

☆ "بچپن سے ایسے بچوں یعنی (واقفین نو) کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7- فتح 1374 ہش 7 - دسمبر 1995ء

دعوت الی اللہ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت دنیا میں ایک ایسی جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے امامت کا تسلسل عطا فرمایا ہے اور اس تسلسل کی اصل غرض یہ ہے کہ جماعت بھی راہ راست پر رہے اور جماعت کے ذمہ جو کام لگائے گئے ہیں انہیں بھی وہ احسن طریق پر کرنے کے لئے امام کی ہدایات پر چلے۔ اگر جماعت کے کام کے متعلق غور کیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ کام تو بہت سے ہیں لیکن وقت کے لحاظ سے اہمیت یا کہہ لیجئے کہ۔ زیادہ اہمیت۔ اس کام کو دی جاسکتی ہے جس کی طرف امام کسی خاص وقت متوجہ کریں۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جماعت کا دل امام کے دل کے ساتھ دھڑکنا چاہئے۔ امام کی کسی بات کے حصول کے لئے تڑپ جماعت کی تڑپ بن جانی چاہئے۔ یہی وہ بات ہے جو جماعت کو مضبوط اور مستحکم رکھتی ہے اور منزل کی طرف رواں دواں۔ اور یہی وہ بات ہے جس سے نہ صرف کامیابی حاصل ہوتی ہے بلکہ کامیابی جلد تر حاصل ہو جاتی ہے۔ موجودہ وقت میں حضرت امام جماعت (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی دلی تڑپ دعوت الی اللہ کے لئے ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میری تو دن رات کی یہ تمنا ہے دن رات دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ میں کیسے بھول سکتا ہوں اس لئے اللہ مجھے یاد کرواتا رہے گا۔ اور میں یاد رکھوں گا اور آپ کو بھی یاد کرواتا رہوں گا۔ لیکن اگر آپ نے غفلت کی وجہ سے اس بات کو بھلا دیا تو یاد رکھیں کہ آپ خدا کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اس لئے نہ خود بھولیں اور نہ دوسروں کو بھولنے دیں۔ آج جماعت احمدیہ کی سب سے اہم ذمہ داری خدا کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے۔"

جہاں تک دعوت الی اللہ کا تعلق ہے یہ تو احمدیت کے آغاز سے ہماری ذمہ داری رہی ہے۔ جس دن سے احمدیت کا آغاز ہوا ہے اسی دن سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے آستانے پر لانے کی انفرادی اور اجتماعی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ حالات بدلتے ہیں اور بعض باتیں بعض اوقات زیادہ اہمیت حاصل کر جاتی ہیں۔ اس وقت سب سے اہم بات جو جماعت کے سامنے ہے اور جس کی طرف حضرت امام جماعت (اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے) توجہ دلاتے رہتے ہیں وہ دعوت الی اللہ ہے اور دعوت الی اللہ ایک تڑپ کی صورت میں۔ حضرت صاحب خود فرماتے ہیں کہ آپ کے دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ صبح و شام، روز و شب کوئی لمحہ ایسا نہیں ہوتا جب آپ اس بات کو بھلا دیں اور اللہ تعالیٰ بھی جو جانتا ہے کہ اس وقت جماعت کی اہم ضرورت کیا ہے وہ آپ کو یاد دلاتا رہتا ہے اور اس کے نتیجہ میں آپ جماعت کو بھی یہ بات یاد دلاتے رہتے ہیں بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نہ صرف جماعت کے افراد خود یاد رکھیں بلکہ ایک دوسرے کو یاد دلاتے رہیں اور غفلت کے نتیجہ میں یہ کبھی نہ بھولیں کہ ہماری اہم ضرورت کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ غفلت کو اپنے اوپر وارد ہی نہ ہونے دیں۔ تنبیہ کے طور پر حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر جماعت اس بات کو بھول گئی کہ اس کی ذمہ داری دعوت الی اللہ ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوگی اور جواب دہ اس لئے ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ساری مخلوق سے پیار کرتا ہے اگر ہم یہ بات جان گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر آنا چاہئے تو ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم دنیا کے ہر شخص کو۔ کیونکہ دنیا کے ہر شخص سے خدا تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ اس کے آستانے پر لائیں۔

پس اس وقت ہماری سب سے اہم ضرورت دعوت الی اللہ ہے۔ ہمیں دعوت الی اللہ کو کسی صورت میں بھی بھلانا نہیں چاہئے اور اپنی کوششوں میں کسی طرح بھی کمی نہیں آنے دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ساری دنیا کو اس کے آستانے پر لاسکیں۔

ئیں میں تو نہیں میں تم بھی ہوئیں سب کی بات بتاتا ہوں
گو میرے نام سے لگتا ہے ئیں اپنا حال سناتا ہوں
تم لکھ پڑھ کر بھی چُپ رہنے کی عادت کو اپناتے ہو
ئیں کم علمی کے بَل بوتے پر چادر کو پھیلاتا ہوں

ابوالاقبال

○

گفتگو کے سلسلوں کے سلسلے چلتے رہے
اور فتنے بھی نئے انداز میں ڈھلتے رہے

گردشِ افلاک کو ہم نے بہت کوسا مگر
اس زمیں کے جسم و جاں جلتے رہے جلتے رہے

جن کو حسرت تھی تعاقب کی وہ واماندہ ہوئے
ہم نے مُڑ کر بھی نہ دیکھا اور ہم چلتے رہے

ان کے آنگن سے اٹھے ہنگامہ ہائے ہاؤ ہُو
اپنے گھر میں ہم خدا کی گود میں پلتے رہے

ان کی ہریالی ذرا سی دیر میں مرجھا گئی
اور ہمارے باغ ہر دم پھولتے پھلتے رہے

ان سے ملنے کا مجھے یارا نہ ہو پایا کبھی
شکر ہے ملنے کے جو وعدے ہوئے ٹلتے رہے

ایک دامن اس کے الطاف و کرم سے بھر گیا
اور کئی دامن نسیم اک آگ میں جلتے رہے

نسیم سیفی

احمدی طالبات متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی اداہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ فارم پر کرکے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کرکے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جاسکے۔

(نظارت تعلیم)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سوائے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے (-) نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے (صاحب ایمان) لوگوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے تم دکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا۔ اور خدا کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آ جاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

جلسہ سالانہ دسمبر 1953ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:۔

جو باتیں میں مردوں کو مخاطب کر کے کہوں گا گو ان میں سے بیشتر کا تعلق عورتوں سے بھی ہو گا۔ تاہم چند ایک باتیں مخصوص طور پر ان کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ میں نے احمدی خواتین کو تحریک کی تھی کہ وہ جرمن زبان میں کلام الٰہی کا ترجمہ شائع کرنے کے لئے اخراجات اپنے ذمہ لیں۔ تاکہ ان کے چندے سے یہ ترجمہ شائع ہو۔ اس سے پہلے عورتوں کے چندہ سے لندن میں ہم نے بیت الفضل تعمیر کی تھی۔ اب یہ دوسرا کام ان کے ذمے لگایا گیا ہے۔ سو میں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ جرمن زبان میں کلام الٰہی کا ترجمہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو چکا ہے۔ اس پر نظر ثانی بھی ہو چکی ہے۔ اور اب وہ پریس میں جا چکا ہے۔ امید ہے کہ شائد تین چار ماہ تک یہ شائع ہو جائے گا۔ اللہ نے چاہا تو۔

ایک اور تحریک میں نے عورتوں میں بیت الحمد ہالینڈ کے لئے چندہ کی کی تھی اس چندہ میں پہلے سال تو عورتیں مردوں سے بڑھ گئیں۔ بعد میں چونکہ مردوں والی تحریک کو ایک وسیع رنگ دے دیا گیا۔ اس وجہ سے عورتوں کے چندہ کی نسبت گر گئی۔ میں نے پہلے اس تحریک پر اس لئے زور نہ دیا کہ عورتوں نے اس اثناء میں اپنا ہال بھی بنایا۔ جس کی مردوں کو اب تک توفیق نہیں ملی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ میں عورتوں کو ہالینڈ کی بیت الحمد کے لئے چندہ کی پھر تحریک کروں۔ اس چندہ میں اس وقت تک باون ہزار کے قریب روپیہ آچکا ہے۔ اور اندازہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے کا ہے۔ گویا ترےسٹھ ہزار روپیہ ابھی باقی ہے۔ میں عورتوں میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے اسے بھی پورا کرلیں۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ پورا کریں گی۔ عورت جب ارادہ کر لیتی ہے تو بسا اوقات اس کا عزم مردوں سے بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کچھ ایسا ہی بنایا ہے کہ باوجود بعض لحاظ سے کمزور ہونے کے متواتر اور مسلسل قربانی کے میدان میں مردوں سے آگے ہوتی ہے۔ پس مجھے امید ہے کہ وہ اپنے اس چندہ کو بھی پورا کریں گی۔ اس عرصہ میں اگر ضرورت ہوئی تو ہم تعمیر بیت الحمد کا کام قرض لے کر پورا کریں گے۔ لجنہ اماء اللہ کا ہال بھی اسی طرح تعمیر ہوا تھا۔ کہ اس کے چندہ میں جو کمی تھی اسے ہم نے قرض لے کر پورا کیا اور بعد میں عورتوں نے اپنا چندہ پورا ادا کر کے اس قرضہ کو اتار دیا۔ درحقیقت قرض کو اتارنے کی یہ مثال بھی عورتوں نے ہی قائم کی ہے۔

دوسری بات جو میں عورتوں کو کہنا چاہتا ہوں وہ تعلیم کے متعلق ہے۔ قادیان میں بھی اور اب یہاں ربوہ میں بھی احمدی عورتوں کی تعلیم مردوں سے ہمیشہ زیادہ رہی ہے۔ بلکہ قادیان میں تو کئی دفعہ ہم نے اردو کی ابتدائی تعلیم کے لحاظ سے عورتوں کو سو فی صدی پڑھا دیا تھا۔ جبکہ مردوں کی تعلیم کبھی اسّی فی صدی سے زیادہ نہیں ہوئی۔ گویا احمدی عورتیں احمدی مردوں سے تعلیم میں بیس فی صدی زیادہ رہی ہیں۔ بلکہ پاکستان میں مردوں کی تعلیم 15 فی صدی اور عورتوں کی تعلیم ساڑھے سات فی صدی ہے۔ یہاں ربوہ میں عورتیں اس میدان میں مردوں سے بہت آگے ہیں۔ لیکن ہماری باہر کی جماعتوں میں یہ حالت نہیں بلکہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میں بعض ایسے احمدی گھرانوں کو بھی جانتا ہوں کہ جو تین پشتوں سے احمدی ہیں مگر ان کی بعض عورتوں کو فاتحہ تک نہیں آتی۔ پس محض ربوہ کی تعلیمی ترقی سے کچھ نہیں بنتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری ساری کی ساری عورتیں دین سے واقف ہوں اور یہ کام ایسا ہے جو بغیر ایک سکیم کے کبھی نہیں ہو سکتا............

تعلیم سے میری مراد مروجہ درسی تعلیم نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ کہ (کلام الٰہی) اور معمولی لکھنا پڑھنا اسے آتا ہو۔ چونکہ دین کا تمام ضروری علم اردو میں موجود ہے اس لئے اگر ہم اردو لکھنی پڑھنی سکھا دیں تو مزید دینی تعلیم بڑی آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ عورتوں کو اتنی تعلیم دینے کا بہترین طریق یہ ہے کہ پڑھی لکھی عورتیں تمام کی تمام یہ عہد کر لیں کہ ہم نے اپنے وطن واپس جا کر کم از کم ایک یا دو ناخواندہ عورتوں کو ضرور تعلیم دینی ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اس وقت زنانہ جلسہ گاہ میں کم و بیش آٹھ نو ہزار عورتیں ضرور ہوں گی۔ ان میں سے اگر پانچ چھ ہزار عورتیں بھی باہر کی سمجھ لی جائیں۔ اور وہ سب کی سب یہ عہد کر کے یہاں سے اٹھیں اور پھر اس عہد کو اگلے سال پورا کریں تو نہ صرف ہماری جماعت بلکہ ملک بھر میں عورتوں کی تعلیمی ترقی کی رفتار میں بہت بڑا اضافہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے مرد بھی اس بارے میں عورتوں سے تعاون کریں اور ان کی مدد کریں مثلاً وہ قاعدے اور کاپیاں وغیرہ خریدنے میں ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اور کئی طریق سے بھی وہ مدد کر سکتے ہیں۔

تیسری تحریک میں عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی یہ کرنی چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے کاروبار ملازمت اور روزگار کے کام کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کچھ زائد آمد پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور یہ زائد آمدنی اگر غریب ہو تو اس کا ایک حصہ اور امیر ہونے کی صورت میں سارے کی ساری سلسلہ کو بطور چندہ پیش کر دے۔ مثلاً ہمارے ہاں ان پڑھ لوگوں کو خط لکھانے میں دقت پیش آیا کرتی ہے۔ ہمارا ایک لکھا پڑھا آدمی یہ کر سکتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے خط لکھ دے اور ان سے مثلاً پیسہ پیسہ وصول کرے اور پھر اس زائد آمدنی کو چندہ میں دے دے۔ اپنے مقررہ کاروبار کے علاوہ ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرنے سے جہاں سلسلہ اور دین حق کو فائدہ ہو گا وہاں اس سے غریب اور امیر میں امتیاز کم ہو گا۔ اور ان دونوں طبقوں میں جو بعد نظر آتا ہے وہ دور ہوتا چلا جائے گا۔ بڑے بڑے بزرگوں کے متعلق تاریخ میں کثرت سے ایسے تذکرے آتے ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمائی کیا کرتے تھے۔ دراصل وہ اسی حکمت کو مدنظر رکھ کر کیا کرتے تھے۔ عورتیں سوت کات کر یا پراندے اور ازار بند تیار کر کے میری اس تحریک پر عمل کر سکتی ہیں۔ غرض میں چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس تحریک پر عمل کرے اور اپنے ہاتھ سے کام کر کے کچھ آمد پیدا کرے اور پھر اسے چندہ میں دینے کی کوشش کرے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

میں نے جیسا کہ ابھی کہا ہے کہ جماعت کی اصلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا تھا کہ اگر وہ خدام الاحمدیہ یا دوسری مجالس میں شامل نہ ہوئے تو ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہے گا اور انہیں جماعت سے الگ سمجھا جائے گا۔ یہ فقرہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ جو شخص فریب اور جھوٹ کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اب اس کے یہ معنے نہیں کہ جو شخص بھی ایسا ہو گا اسے ہم اپنی جماعت سے نکال دیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کا میرے ساتھ کوئی حقیقی تعلق نہیں ہو گا۔

(از خطبہ فرمودہ 23۔ اگست 1940ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

حضرت کعبؓ بن مالک

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت ﷺ (غزوہ تبوک پر) تشریف لے گئے تو مدینہ میں سوائے عورتوں، بچوں یا منافقوں کے کوئی تھا ہی نہیں۔ حضرت علیؓ اس کیفیت کو دیکھ کر گھبرائے اور مدینہ سے تین میل دور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مدینہ میں تو سوائے عورتوں اور بچوں کے کوئی نہیں رہا۔ ایک مومن کی حیثیت سے حضرت علیؓ نے یہ صدمہ محسوس کیا۔ اور آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے علیؓ اگر ایک تاریخی سعادت سے آپ محروم ہو رہے ہیں تو اس میں تمہارا کیا قصور ایک تاریخی سعادت بھی تو آپ کو حاصل ہو رہی ہے کہ آپ میرے قائم مقام ہوں گے۔ اسی طرح جس طرح ہارون، موسیٰ علیہ السلام کے ان کی غیوبت میں قائم مقام تھے۔ ہاں ایک فرق ہے۔ موسیٰؑ کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں حالتوں میں ہارون نبی تھے، لیکن آپ میرے قائم مقام تو ہوں گے نبی نہیں ہوں گے۔

الغرض آنحضرت ﷺ تیس ہزار صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ ہر قبیلہ نے علیحدہ علیحدہ جھنڈا اٹھایا ہوا تھا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین ثنیتہ الوداع سے ہی واپس ہو گیا۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو لشکر کو نماز پڑھنے کے لئے مقرر فرمایا۔ بعض لوگوں نے روانگی سے قبل معذرت کر کے اجازت لے لی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر سورہ توبہ میں اس طرح کرتا ہے۔ مدینہ کے اردگرد دیہاتی لوگوں میں سے بہانہ ساز آکر پیچھے رہنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول سے جھوٹ بولا تھا وہ بغیر اجازت پیچھے ٹھہر گئے۔ کافروں کو یقیناً دردناک عذاب پہنچے گا۔ کمزور بیمار اور جن کے پاس خرچ کے لئے کچھ نہیں ان پر کوئی گرفت نہ ہو گی جبکہ وہ دلی طور پر اللہ اور اس کے رسول کے مخلص ہیں۔

تبوک جاتے ہوئے ثمود کا صدر مقام حجر راستہ میں آتا ہے۔ یہاں سے آنحضرت ﷺ گزرنے لگے تو آپ نے کپڑے سے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا اور سواری کو تیز کر لیا اور فرمایا

(-)

یعنی جنہوں نے ظلم کیا ان کے گھروں میں ہرگز داخل نہ ہو مگر اس حالت میں کہ تم روتے رہو۔ یہ مقام عبرت ہے کہ ڈرو تم کو بھی وہ عذاب نہ آلے جس نے اس قوم کا استیصال کر دیا تھا۔ بعض لوگوں نے یہاں کے پانی سے آٹے وغیرہ گوندھے۔ آپ نے فرمایا یہ آٹے بھی اپنے جانوروں کو کھلا دو۔ سفر کے دوران آپ کی ایک اونٹنی گم ہو گئی۔ زید بن صیت قینقاعی منافق نے کہا یہ نبی ہیں اور آسمان کی خبر دیتے ہیں۔ لیکن اپنی اونٹنی گم ہو گئی ہے اور انہیں پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے آنحضرت ﷺ نے سنا تو فرمایا:۔

"خدا کی قسم مجھے صرف اس بات کا علم ہوتا ہے کہ جو خدا مجھے بتاتا ہے اور اس نے اب مجھے بتایا ہے کہ وہ فلاں جگہ ہے"

حضرت عمارؓ کو جب اس گفتگو کا پتہ چلا تو آکر اس کی گردن پر ٹھوکر لگائی۔ اور کہا میرے خیمہ سے نکل جاؤ۔

گویا یہ اعتراض نیا نہیں۔ کہ لو صاحب اچھے نبی ہیں۔ یہ آسمان کی خبر کس طرح بتاتے ہیں۔ انہیں تو گردوپیش کی ہوش نہیں۔ اس مضمون کو کیا خوب کسی نے بیان کیا ہے۔

کسے پرسید زاں گم کردہ فرزند
کہ اے روشن گہر پیرِ خرد مند
زمصرش بوئے پیرہن شمیری
چرا در چاہِ کنعانش نہ دیدی
بگفت احوالِ مابرقِ جہاں است
دم پیدا و دیگر دم نہاں است
گہے برطارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

یعنی کسی نے حضرت یعقوبؑ سے جن کا بیٹا گم ہو گیا تھا۔ پوچھا کہ اے روشن گہر عقل مند بوڑھے مصر سے اس کی قمیض کی بو سونگھ لی تھی لیکن کنعان میں کنوئیں میں پڑے کی خبر نہ ہوئی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنا تو فرمایا ہماری مثال کوندنے والی بجلی کی ہے کبھی وہ نظر آتی ہے۔ اور کبھی نہاں ہو جاتی ہے۔ کبھی ہم ملاء اعلیٰ کی سیر کرتے ہیں اور وہاں کی خبر لاتے ہیں۔ لیکن کبھی اپنے پاؤں کے نیچے کی خبر نہیں ہوتی۔

آنحضرت ﷺ تبوک کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں ہی محاسبہ ہوتا جاتا تھا کہ فلاں صحابی نہیں آیا اور فلاں نہیں آیا۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد اتنی نہ تھی کہ کوئی مخفی رہ سکے۔ جب صحابی کسی پیچھے رہ جانے والے کا ذکر کرتے تو آنحضرت ﷺ فرماتے چھوڑو اس کا ذکر اگر اس میں بھلائی ہو گی تو تم سے آملے گا۔ ورنہ خدا تعالیٰ نے تمہیں اس سے مخلصی بخشی۔

ان پیچھے رہ جانے والوں میں سے تین صحابہ خاص تھے۔ ان کا ذکر کلام الٰہی میں بھی آیا ہے۔ ان میں سے ایک حضرت کعب بن مالک تھے۔ دوسرے ہلال بن امیہ اور تیسرے مرارہ بن ربیع تھے۔

اب حضرت کعبؓ کی داستان سنئے۔ یہ داستان بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک میں مروی ہے کہ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں۔

مالی طور پر میری حالت کبھی اتنی اچھی نہ ہوئی تھی جتنی تبوک کے وقت تھی۔ میرے پاس دو سواریاں موجود تھیں۔ اس لئے مجھے تیاری کا چنداں فکر نہ تھا۔ جب آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا تو میں ہر روز بازار جاتا لیکن بغیر کسی کام کرنے کے گھر واپس آ جاتا۔ اور یہی خیال کرتا کہ اچھا کل سہی، اور جب کل آتی تو پھر بدقسمتی سے ایسا ہی ہوتا۔ گویا حضرت کعبؓ ہر روز آج کا کام کل پر چھوڑ دیتے۔ یہاں تک کہ وہ دن آ گیا کہ آنحضرت ﷺ صحابہ سمیت تبوک روانہ ہو گئے لیکن میں نے ابھی کچھ تیاری نہیں کی تھی۔ اب پھر نفس نے یہ دھوکا دیا کہ میں اگر ایک دو دن میں روانہ ہوں گا تو بھی آپ کو مل جاؤں گا لیکن میری غفلت یہ موقع لے آئی کہ اب اگر میں چاہتا بھی تو آپ کو مل نہ سکتا۔ اور جب بھی میں گھر سے باہر نکلتا تو دیکھتا کہ سوائے معذوروں اور منافقوں کے کوئی مدینہ میں پھرتا نظر نہ آتا۔ آنحضرت ﷺ نے تبوک پہنچ کر مجھے یاد فرمایا۔ صحابہؓ سے پوچھا کہ کعب کو کیا ہوا۔ بنو سلمہ کے آدمی نے کہا حضورؐ! اس کی کشائش ہی اس کے پاؤں کی بیڑیاں بن گئی۔ معاذ بن جبل نے کہا حضور ہے وہ بھلا آدمی۔ حضورؐ نے دونوں رائیں سنیں اور سکوت فرمایا۔ حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کی واپسی کی خبریں آنا شروع ہوئیں تو میں نے سوچنا شروع کر دیا کہ میں آنحضرت ﷺ کی ناراضگی سے کیسے بچوں۔ کبھی خیال آتا ہے کہ جھوٹ موٹ کوئی عذر کر دوں۔ میں نے اپنے گھر کے تمام اہل رائے سے مشورہ کیا۔ اسی ادھیڑبن میں خبر آ گئی کہ آنحضرت ﷺ آج شام تشریف لا رہے ہیں۔

اس خبر کا سننا تھا کہ میرے تمام باطل خیال کافور ہو گئے۔ اور میں نے عزم کر لیا کہ میں سچ ہی بولوں گا۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو اپنی عادت مبارک کے مطابق پہلے مسجد میں تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد تشریف فرما ہوئے۔ اب پیچھے رہنے والے لوگ آ آکر قسمیں اٹھانے اور عذر کرنے لگے اور یہ کوئی اسی سے اوپر ہی تھے۔ آنحضرت ﷺ ہر ایک کا عذر قبول فرما لیتے اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد کر دیتے۔ حضرت کعبؓ کہتے ہیں، میں بھی آیا اور سلام عرض کیا۔ آنحضرت ﷺ نے تبسم فرمایا۔ لیکن چہرے سے ناراضگی ہویدا تھی۔ فرمایا آؤ۔ میں آگے بڑھ کر آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا تم نے سواری بھی خریدی تھی تم کیوں پیچھے رہ گئے۔

میں نے کہا حضور اگر میں کسی دنیوی لیڈر کے سامنے ہوتا تو عذر کر کے اس کی ناراضگی سے بچ جاتا۔ اور مجھے بات بنانا بھی آتی ہے۔ لیکن آج اگر میں جھوٹ بول کر آپ کو راضی کرنے کی کوشش کروں گا تو خدا مجھ سے خوش نہ ہو گا۔ اور اگر آپ میری سچی بات کی وجہ سے ناراض بھی ہوئے تو مجھے امید ہے میرا خدا آپ کو مجھ سے بالآخر راضی کرا دے گا۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہیں تھا۔ میں کبھی بھی اس موقع سے زیادہ آسودہ حال نہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میرا جواب سنا تو فرمایا "اس شخص نے سچ کہا" "پھر فرمایا" کعب جاؤ اب خدا کے فیصلے کا انتظار کرو۔

کعبؓ کہتے ہیں۔ جب میں یہ حکم سن کر مسجد سے باہر نکلا تو بنو سلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے پیچھے آئے۔ کہنے لگے، خدا کی قسم اس سے پہلے تو نے کبھی جرم نہیں کیا تھا۔ تم بھی دوسرے لوگوں کی طرح عذر کر دیتے اور آنحضرت ﷺ کی دعا سے تمہارے گناہ بھی خدا نے بخش دینے تھے۔ بنو سلمہ کے افراد نے اس پر اتنا اصرار کیا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اب واپس جا کر عذر کر کے آنحضرت ﷺ کو راضی کر لوں۔ لیکن پھر میں نے جب دریافت کیا کہ میرا کوئی اور بھی ساتھی ہے جس کا فیصلہ میری طرح خدا کے سپرد ہوا ہے تو مجھے بتایا گیا کہ ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ کا فیصلہ بھی معرض التوا میں رکھا گیا ہے۔ یہ دونوں بدری صحابی تھے۔ جب میں نے ان دونوں کا سنا تو میں نے ثابت قدم رہنے کا ارادہ کر لیا۔ اور عذر کا ارادہ چھوڑ دیا۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے ماتحت ہم تینوں کا مقاطعہ کر دیا گیا۔ کوئی شخص ہم سے کلام نہ کرتا تھا۔ ہماری تو دنیا ہی بدل گئی۔ اور جو بیتی اسے میں ہی جانتا ہوں۔ پچاس دن ہمارا مقاطعہ رہا۔ میرے باقی دو ساتھی۔ مرارہ اور ہلال تو گھر کے کونے میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ اور ہر وقت روتے رہتے لیکن میں جوان تھا اور ان سے میری صحت بھی اچھی تھی۔ اس لئے میں تو نماز بھی مسجد میں جا کر پڑھتا اور ضرورت پڑنے پر بازار بھی جاتا۔ لیکن کوئی شخص مجھ سے کلام نہ کرتا۔ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوتے، میں جا کر السلام علیکم عرض کرتا اور دیکھتا کہ آپؐ کے لب مبارک کو جنبش ہوئی یا نہیں۔ یعنی کیا آپ نے سلام کا جواب دیا ہے یا نہیں۔ اور میں آپ کے پاس ہی نفل پڑھنے لگ جاتا۔ اور نظر چرا کر دیکھتا رہتا کہ میرا آقا ﷺ میری طرف بھی دیکھتا ہے یا نہیں۔ جب میں دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے اور جب میں نظر ہٹاتا تو آپؐ میری طرف توجہ فرماتے۔ اسی مقاطعہ کی شدت سے گھبرا کر ایک دن میں اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہؓ (جن سے مجھے بہت محبت تھی) کے باغ کی دیوار پھاند کر گیا۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب تک نہیں دیا۔ پھر میں نے ابو قتادہؓ سے مخاطب ہو کر کہا، کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا میں خدا اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا لیکن ابو قتادہؓ اس سوال پر خاموش رہے۔ پھر میں نے ابو قتادہؓ کو قسم دے کر یہی سوال کیا۔ لیکن اب کے بھی ابو قتادہؓ نے خاموشی اختیار کر رکھی۔ میں نے پھر قسم دے کر وہی سوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیاتو ابو قتادہؓ جواب میں کہنے لگے۔

"خدا اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے"

اس واقعہ کا ایک ایک جز صحابہ کے ایمان اور تسلیم کا آئینہ دار ہے۔ کعب کی استقامت اور صداقت شعاری' خدا پر زندہ یقین' ہمت اور اخلاق کی مضبوطی کا اندازہ لگائیے۔ کعبؓ فرماتے ہیں جب میں نے ابو قتادہ کا یہ جواب سنا تو میری آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ اور میں باغ کی دیوار پھاند کر واپس آگیا۔ میں بازار سے گزر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ شام کا ایک زمیندار جو غلہ فروخت کرنے مدینہ آیا تھا' میرے متعلق دریافت کر رہا تھا۔ لوگوں نے مجھے دیکھا تو اسے اشارہ سے بلا کر کہا۔ وہ کعب جا رہا ہے۔ وہ زمیندار میرے پاس آیا۔ اور مجھے ایک خط نکال کر دیا۔ جو غسان کے بادشاہ کا تھا۔ یہ خط ریشم کے ایک ٹکڑے پر لکھا تھا۔ مضمون یہ تھا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تیرے آقا نے تجھ پر بہت سختی کی ہے۔ خدا تجھ کو ذلیل و رسوا نہیں کرے گا۔ تو ہمارے پاس آجا ہم ہر طرح تیری دلداری کریں گے۔ کعبؓ کہتے ہیں' میں نے یہ خط پڑھا تو کہا یہ بھی ابتلا ہے اور خط کو جلتے ہوئے تنور میں جھونک دیا۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے مقاطعہ کو چالیس دن گزرے تھے کہ آنحضرت ﷺ کا قاصد پیغام لایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں اپنی بیوی سے بھی الگ رہوں۔ میں نے سنا تو عرض کیا کہ حضورؐ کا منشا کیا یہ ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں۔ قاصد نے کہا صرف علیحدہ رہنے کا ارشاد ہے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم میکے چلی جاؤ اور جب تک ہمارے متعلق اللہ تعالیٰ کا کوئی فیصلہ صادر نہ ہو وہیں رہنا۔ کعبؓ فرماتے ہیں۔ ہلال بن امیہ کی بیوی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ہلال بہت بوڑھا ہے۔ گھر میں کوئی نوکر بھی نہیں ہے کہ کوئی چیز پکڑا دے۔ کیا آپ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ میں اس کی کوئی خدمت کروں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ کھانا وغیرہ بے شک دے دیا کرو۔ لیکن وہ تمہارے قریب نہ پھٹکے۔ ہلال کی بیوی نے عرض کیا خدا کی قسم ہلال تو ملتا نہیں۔ جب سے یہ معاملہ ہوا ہے۔ ایک جگہ بیٹھا روتا رہتا ہے۔ جب میرے خاندان والوں کو پتہ چلا تو مجھے کہنے لگے کہ ہلال کی بیوی نے اس طرح حاضر ہو کر اجازت لے لی ہے۔ میں نے ان کی بات سنی تو کہا خدا کی قسم میں ہرگز آپ کی اجازت طلب نہیں کروں گا۔ مجھے بتلاؤ جا کر میں کیا کہوں؟ ہلال کو اجازت بڑھاپے کی وجہ سے ملی تھی اور یہی عذر اس کی بیوی نے کیا تھا۔ میں جوان ہوں کس منہ سے اجازت مانگوں گا۔ کعبؓ کہتے ہیں دس دن اور گزر گئے پورے پچاس ہو گئے۔ میں صبح کی نماز کے بعد گھر کی چھت پر بیٹھا تھا (معلوم ہوتا ہے اس دن حضرت کعبؓ نے صبح کی نماز گھر میں ادا کی تھی) اور حال یہ تھا کہ زندگی دوبھر ہو گئی تھی۔ زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو چکی تھی۔ میں نے سلع پہاڑ پر سے ایک شخص کو پکارتے سنا وہ مجھے آواز دے کر کہہ رہا تھا۔ کعبؓ بن مالک تمہیں خوشخبری ہو۔ کعبؓ بن مالک کہتے ہیں۔ میں نے یہ آواز سنی تو خدا کے حضور سجدے میں گر گیا میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری تنگی کو دور کر دیا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد عام معافی کا اعلان کر دیا ہے۔ اب لوگ مجھے اور میرے ساتھیوں کو مبارکباد دینے لگے۔

ایک صحابیؓ گھوڑے کو دوڑا کر مجھے خبر دینے آئے۔ لیکن دوسرے نے ٹیلے پر چڑھ کر آواز دی اور آواز بہرحال گھوڑے سے پہلے پہنچتی ہے۔ آواز دینے کے بعد جب یہ صحابی مبارکباد دینے کے لئے میرے پاس پہنچے تو میرے بدن پر جو کپڑے تھے۔ میں نے مبارک بادی کے عوض وہی اتار کر اس کو دیئے۔ خود میں نے مستعار لے کر کپڑے پہنے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل پڑا' راستہ میں جو مجھے ملتا مبارک باد دیتا۔ میں مسجد میں آیا تو آنحضرت ﷺ صحابہؓ کی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ طلحہؓ بن عبیداللہ نے دیکھا تو وہ دوڑ کر میری طرف آیا مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو دیکھا آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا ہے۔

فرمایا کعبؓ جب سے تو پیدا ہوا یہ دن تمہارے لئے بہترین دن ہے' تمہیں خوش خبری ہو' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک اس دمکتا تھا۔ جیسے چاند کا ٹکڑا۔ اور ہم صحابہ آپؐ کے چہرہ سے پہچان لیتے تھے کہ آج ہمارے آقا ﷺ مسرور ہیں۔

میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ' اللہ تعالیٰ ہم پر رجوع برحمت ہوا ہے۔ اس کے اس فضل کے نتیجہ میں' میں تمام مال اس کی راہ میں قربان کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں کچھ اپنی ضروریات کے لئے بھی رکھ لو۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا خیبر والی زمین اپنی ذات کے لئے رکھ لیتا ہوں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ خدا تعالیٰ نے مجھے جو بچایا ہے تو صرف سچائی کی وجہ سے بچایا ہے۔ اب میں عہد کرتا ہوں کہ ہمیشہ سچ بولوں گا کعبؓ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم اس عہد کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری سچائی کا بہت امتحان بھی لیا۔ امتحان بھی ایسا کہ شاید کسی کا بھی امتحان نہیں ہوا ہو گا۔ لیکن خدا کی قسم میں کبھی جھوٹ کے قریب بھی نہیں پھٹکا۔ اور امید ہے باقی زندگی بھی خدا تعالیٰ جھوٹ سے بچائے رکھے گا۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں' ہماری توبہ کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں:

ترجمہ: اللہ رجوع برحمت آنحضرت ﷺ پر اور انصار و مہاجرین پر جنہوں نے تنگی کی گھڑی میں اس کی پیروی کی اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہوتے پھر اللہ تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً وہ بہت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان تین پر بھی رجوع برحمت ہوا۔ جن کا معاملہ ملتوی (Pending) کیا گیا تھا یہاں تک کہ ان پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی اور ان پر اپنی جانیں بھی دوبھر ہو گئی تھیں۔ اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ سوائے خدا کے پناہ نہیں تب خدا ان پر اس لئے رجوع برحمت ہوا تاکہ وہ خدا کے حضور جھکیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اے مومنو خدا کا تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کی صحبت اختیار کرو۔"

حضرت کعبؓ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم اسلام کے بعد مجھ پر خدا کا سب سے بڑا یہی انعام ہوا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے سچ بولا اور جھوٹ سے پرہیز کیا اور جن لوگوں نے جھوٹے عذر کر کے جان بچائی تھی۔ ان کے بارے میں وحی میں بہت سخت الفاظ استعمال ہوئے قرآن مجید میں انہیں رجس یعنی پلید اور فاسق کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

(-) ان کا ٹھکانہ جہنم قرار دیا ہے۔ ان کے لئے عذاب الیم کی خبر دی۔ (اعاذنا اللہ تعالیٰ) یہ بھی فرماتا ہے (-) اللہ ان سے راضی نہیں۔

کعبؓ خود فرماتے ہیں کہ ان آیات (-) سے یہ مراد نہیں جو غزوہ سے پیچھے رہ گیا۔ بلکہ وہ مراد ہیں جن کا معاملہ پیچھے ڈالا گیا۔ کیونکہ دوسرے لوگ جب حلفیہ عذر کرتے' تو آنحضرت ﷺ ان کی بیعت لے لیتے۔ اور ان کے لئے استغفار کرتے۔ لیکن ہمارا معاملہ تاخیر میں ڈالا گیا۔ اس لئے فرمایا (-) کہ وہ لوگ جن کا فیصلہ پیچھے ڈالا گیا۔ یہاں کعبؓ خود ہی ایک غلطی کا ازالہ فرماتے ہیں۔ بعض لوگ یہ معنی کرتے ہیں کہ وہ تین جو پیچھے رہ گئے یہ معنے درست نہیں۔

درست معنی یہ ہیں کہ وہ تین جن کا معاملہ موخر کیا گیا تھا۔ جن کا فیصلہ معرض التوا میں ڈالا گیا تھا۔ اس واقعہ سے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بے مثال کودار پر روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ احساس بھی نمایاں ہوتا ہے کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں میں کیا عجیب تغیر پیدا کر دیا تھا۔ قوموں کی ترقی میں کردار کو وہی دخل ہوتا ہے جو جسم میں روح کو اس حادثہ میں بے شمار سبق ہیں۔

(1) حضرت کعبؓ اس غزوہ سے صرف تساہل کی وجہ سے محروم ہو گئے۔ ان کے پاس سب کچھ تھا لیکن انہوں نے وقت پر تیاری نہ کی اور آج کل کرتے رہے۔ کام کو وقت پر کرنا ضروری ہے۔ ورنہ یاد رکھئے کہ وقت کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ وہ تیز رفتار گاڑی کی طرح نکل جائے گا اور پھر آپ کف افسوس ملتے رہیں گے۔ لہٰذا آج کا کام کل پر نہ چھوڑیئے۔ حضرت کعبؓ سے یہی غلطی ہو گئی کہ اچھا کل تیاری کر لیں گے۔ اور کل آکر گزر جاتا اور پھر کہتے ہیں کہ اچھا کل کر لیں گے۔ اور نوبت بانجا رسید کہ حضور ﷺ روانہ ہو گئے۔ اور یہ پھر بھی اس خیال میں رہے کہ میں آپؐ کو سفر میں جا لوں گا اور وقت گزرتا گیا۔

(2) ابو خثیمہ کسی سفر پر گئے ہوئے تھے' مدینے واپس آئے تو پتہ چلا کہ حضور ﷺ تبوک تشریف لے گئے ہیں۔ انہوں نے گھر میں داخل نہ ہونے کی قسم کھائی کہ خدا کا رسولؐ دھوپ اور گرد میں مسافر ہو' اور میں گھر میں آرام کروں۔ جب دین پر تنگی کے دن ہوں تو ہمیں آرام کس طرح سوجھ سکتے ہیں۔

(3) جب حضور ﷺ سفر سے واپس لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نفل ادا کرتے۔ یہ سنت نبوی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ سات آدمیوں پر قیامت کے دن خدا کا سایہ ہو گا۔ ان میں سے ایک وہ ہے (-) جس کا دل بیت الذکر سے اٹکا ہوا ہے۔ اور یہی عادت مبارک بتاتی ہے کہ آپ کی یہی کیفیت تھی سفر سے واپسی پر گھر جانے سے پہلے مسجد میں نوافل ادا کرتے پھر گھر میں قدم رکھتے۔ حدیث میں آتا ہے کہ صاحب ایمان بیت الذکر میں یوں ہوتا ہے کہ جیسے مچھلی پانی میں اور منافق بیت الذکر میں ایسے ہوتا ہے جیسے پرندہ قفس میں۔

(4) جنگ سے واپسی پر لوگ تو قسمیں کھا کر عذر کر کے چھٹکارا کر گئے۔ لیکن حضرت کعبؓ نے صداقت کو نہ چھوڑا۔ اپنے جرم کا برملا اعتراف کیا۔ انہیں سزا تو ملی لیکن جس کردار کا مظاہرہ انہوں نے کیا وہ کعبؓ کو زندہ جاوید کر گیا۔ ان کی جو مخفی صلاحیتیں اس حادثہ کے بعد ظاہر ہوئیں وہ شائد عام حالات میں نہ ہو سکتیں۔

(5) سزا کو جس حوصلہ اور ہمت سے آپ نے برداشت کیا اس میں بھی افراد کے لئے ایک سبق ہے۔

(6) کعبؓ کی اسلام سے بے مثال وابستگی کا مشاہدہ کیجئے' تمام قوم نے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ بیوی کو بھی علیحدہ رہنے کا حکم ہے۔ ان کی آنکھوں میں دنیا اندھیر ہو گئی ہے۔ اور اس حالت میں بادشاہ کی پیشکش کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کامل ایمان یہ ہے کہ جس طرح انسان آگ میں جانے کو ناپسند کرتا ہے اسی طرح ایمان سے نکل کر کفر میں جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

(7) سچائی کی وجہ سے یہ سب کچھ برداشت کرنا پڑا لیکن اس میں وہ لذت محسوس کی کہ عہد کیا اب سچائی کو کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے اور معافی کے وقت بھی اس خوشی کا اظہار کیا کہ میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم ڈاکٹر عامر محمود قمر صاحب لیگوس نائیجیریا سے لکھتے ہیں :-

یوں تو بچپن سے والدین نے اخبار الفضل پڑھنے کی عادت ڈال دی ہے لیکن جب سے آپ کی ادارت میں شروع ہوا ہے اس کے انداز جدید اطوار پر چل نکلے ہیں اور یہ تمنا ہوتی ہے کہ کسی طرح اخبار مل جائے اور شروع سے لے کر ختم کر دیں۔ خاکسار 1993ء ستمبر سے نائیجیریا میں بطور مشنری ڈاکٹر انچارج احمدیہ ہسپتال Apapa بفضل اللہ کام کر رہا ہے۔ کافی دفعہ کوشش کی کہ خط آپ کو لکھوں لیکن سستی آڑے آگئی۔ اس خط کے لکھنے کا مقصد ایک تو آپ سے باتیں کرنا تھا دوسرے ہوا یوں کہ 30۔ اکتوبر 95ء کو ایک مریض آیا تو اس کے دائیں طرف Mandible (جبڑے کی ہڈی) کے نیچے ایک غدود سوجی ہوئی تھی اور وہ کافی جگہ سے علاج کروانے اور پیسہ خرچ کرنے کے بعد آیا تھا۔ اسے تفصیلی معائنہ کے بعد ایک چیز سمجھ آئی کہ اس کے وہ غدود جو تھوک بناتے ہیں

(Sub Mandibular Gland)

میں سوزش ہے اس کی تصدیق ایسے بھی ہوئی کہ مریض جب کھانا کھاتا تھا غدود سوج جاتی تھی اور جب میں نے اسے محسوس کیا تو کافی سخت تھی۔ خیر مرض کی کچھ حد تک تشخیص ہوئی تو میں نے مریض سے کہا کہ کل یعنی 31۔ اکتوبر کو دوبارہ آئے میں یہ Case دوبارہ پڑھوں گا تو پھر علاج شروع کروں گا۔ اور پھر جب Case Study کیا تو تشخیص مکمل ہوگئی کہ اس کی تھوک بنانے والی غدود بند ہو چکی ہے اس لئے اس کو یعنی مریض کو یہ تکلیف ہے۔ جب مزید پڑھا تو پتہ چلا کہ اس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1۔ منہ کی صفائی نہ کرنا۔

2۔ خوراک جلدی جلدی بغیر چبائے کھا جانا۔

3۔ سڑے ہوئے خراب دانت۔

یہ پڑھ کر فوراً ذہن میں وہ حدیث مبارکہ آگئی جس میں حضور اکرم ﷺ نے منہ کی صفائی اور خوراک چبا چبا کر کھانے کے لئے فرمایا ہے اور نیز وضو میں کلی کرنا اس کی حکمت بھی واضح ہوگئی۔ اگلے دن جب میں نے مریض سے پوچھا کہ وہ کھانا چبا کر کھاتا ہے یا فٹافٹ کھا جاتا ہے تو مریض نے کہا کہ ڈاکٹر میں خوراک اتنی جلدی کھاتا ہوں کہ منٹوں میں پلیٹ صاف کر جاتا ہوں اور لوگوں نے ابھی کھانا شروع ہی کیا ہوتا ہے تو میں نے پوچھا کہ کیا منہ میں چھالے بھی نکلتے رہے ہیں تو اس نے کہا بالکل ٹھیک ڈاکٹر صاحب میرے منہ پر اکثر چھالے نکلتے رہتے ہیں۔

اور یوں یہ تشخیص مکمل ہوگئی کہ بغیر چبائے فٹافٹ خوراک کھانا جہاں اور بیماریوں کا ذریعہ ہے وہاں ایسا بھی ہوتا ہے کہ تھوک بنانے والی غدودیں (Submandibular Glands) کی نالیاں زخمی ہو جاتی ہے اور پھر اس زخم پر جراثیم حملہ کرتے ہیں اور وہی نالی (DUCT) سوج جاتی ہے اور اگر ایسا کافی دفعہ ہو تو نالی مستقل طور پر تنگ ہو جاتی ہے اور یوں آہستہ آہستہ غدود میں (PUS) پیپ اور پتھری بن جاتی ہے اور محض اگر یہ احتیاطی تدبیر کی جائے کہ کھانا آرام سے چبا چبا کر کھایا جائے اور رات کو سونے سے پہلے اور صبح ناشتہ کے بعد دانت صاف کر لئے جائیں تو اور بیماریوں کے علاوہ اس بیماری سے بھی بچا جا سکتا ہے جو کہ تھوک بنانے والی غدود یعنی

(Parotidgland Submandibular Gland)

کی سوزش اور بیماریوں کا موجب بنتی ہے۔

کہنے کو تو چھوٹی بات ہے لیکن اگر عمل نہ کیا جائے تو بڑی بڑی بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

باقی دعا کریں اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

مشاہیر مذاہب

حضرت خالدؓ بن ولید

حضرت خالد بن ولید جنہیں آنحضرت ﷺ نے ان کی بہادری کی وجہ سے سیف اللہ یعنی اللہ کی تلوار کا خطاب دیا تھا ہر میدان میں اپنی بہادری کے کارنامے دکھاتے تھے۔ ان کی ایسی دھاک بیٹھ گئی تھی کہ دشمن نام سن کر کانپ اٹھتا تھا۔ دمشق جو ملک شام کا صدر مقام اور عیسائیوں کا بہت بڑا مرکز تھا۔ خالد بن ولید نے اس کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ شہر پناہ کے بڑے بڑے دروازوں پر مسلمان افسر مقرر تھے۔ تاکہ جہاں سے موقعہ ملے شہر پر حملہ کر کے اس کو فتح کیا جائے۔ عیسائیوں کا خیال تھا کہ اگر محاصرہ کے وقت کو ذرا لمبا کر دیا جائے تو مسلمان موسم سرما کی شدت کو برداشت نہیں کر سکیں گے اور خود ہی محاصرہ اٹھا لیں گے۔ لیکن ان کی یہ امید غلط نکلی۔ مسلمان جانباز موسم کی گرمی اور سردی سے بے نیاز تھے۔ وہ کسی حالت میں صبر و استقلال کے دامن کو نہیں چھوڑتے تھے دمشق والوں نے یہ حالت دیکھی تو وہ اس محاصرہ سے گھبرا گئے۔ ادھر مسلمان بھی یہ چاہتے تھے کہ شہر جلد سے جلد فتح ہو اور محاصرہ کی غیر یقینی حالت کا خاتمہ ہو جائے۔ وہ شہر کو فتح کرنے کی تدابیر سوچ رہے تھے کہ تائید غیبی سے انہیں ایک موقعہ میسر آیا وہ یہ کہ دمشق کے بطریق کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ اس خوشی کی تقریب میں تمام شہر میں جلسے ہوئے اور اہل شہر نے اس کثرت سے شراب نوشی کی کہ وہ اس سے بدمست ہو کر اپنے ماحول سے بے خبر ہو گئے۔

خالد بن ولید دشمن کی ہر بات کا پتہ رکھتے تھے۔ اور اسی غرض سے وہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔ انہیں جب اس حالت کی اطلاع ملی تو اپنے چند بہادروں کو ہمراہ لے کر شہر کی فصیل کی طرف گئے شہر سے متصل خندق پانی سے لبریز تھی۔ اسے مشک کے ذریعہ عبور کیا اور کمند ڈال کر فصیل پر چڑھ گئے۔ اوپر پہنچ کر رسی کی سیڑھی کمند کے سہارے نیچے لٹکا دی اور باقی جان نثار بھی یکے بعد دیگرے فصیل پر پہنچ گئے۔ خالد اپنے ہمراہیوں سمیت شہر کی جانب نیچے اترے اور شراب میں بدمست دربانوں کو تہہ تیغ کیا۔ پھر قفل توڑ کر شہر کا دروازہ کھول دیا۔ ادھر مسلمانوں کی فوج پہلے ہی تیار کھڑی تھی۔ وہ فوراً سیلاب کی مانند شہر میں امڈ آئی۔ اور عیسائیوں کی اس فوج کو جو پہرے پر متعین تھی تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ عیسائیوں نے جب دیکھا کہ مقابلہ بے سود ہے اور شہر فتح ہو چکا ہے تو انہوں نے دوسرے دروازے خود کھول دئے اور امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ سے التجا کی کہ خدا کے لئے ہمیں پناہ دیجئے۔ اور خالد سے بچائیے۔ ابو عبیدہ نے ان کی یہ درخواست منظور کر لی۔ اور خالد کو لڑائی سے روک کر اہل شہر کو پناہ دی۔ اس طرح یہ شہر حضرت خالد کی دانشمندی اور بہادری سے فتح کر لیا گیا۔

(مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل ادیب فاضل کی ایک کتاب سے ماخوذ)

مکرم چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ تمغہ خدمت پاکستان' وڑائچ ٹاؤن ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں :-

آج مورخہ 95-11-21 روزنامہ الفضل میں راجہ برہان احمد صاحب کراچی کا حضرت مولوی برہان الدین جہلمی کے متعلق لکھا ہوا مضمون پڑھا ہے۔ راجہ صاحب نے ان کے شاگردوں کا ذکر کیا ہے مگر ایک شاگرد حضرت مولوی مہردین صاحب لالہ موسے والے کا ذکر کرنا شاید بھول گئے ہیں۔ وہ شاگرد جس نے حضرت بانی سلسلہ کی 1895ء میں بیعت کر کے (---) رفقا میں مقام پایا ان کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

جب حضرت بانی سلسلہ بذریعہ ٹرین جہلم تشریف لے گئے تھے اس وقت مولوی صاحب ریلوے میں ملازم تھے اور لالہ موسے ضلع گجرات کے ریلوے سٹیشن پر حضرت صاحب کو دیکھنے اور ملنے کا موقع ملا تھا اور اس کے بعد انہیں 1895ء میں بیعت کی توفیق ملی تھی۔ اور اسی سال آپ کے استاد حضرت مولوی برہان الدین صاحب کا دو دسمبر کو انتقال ہوا۔

حضرت مولوی مہردین صاحب ریلوے سے ریٹائر ہونے کے بعد چوہدری حاکم علی صاحب بانی جماعت احمدیہ چک 9 پنیار کے ہاں تشریف لے آئے۔ وہاں جماعت کی امامت کراتے بچوں کو کلام الٰہی وغیرہ پڑھاتے اور دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ آخری وقت جب بیمار ہوئے تو خاکسار کے گھر آگئے اور مجھے ان کی خدمت کا موقع ملا اور 1954ء میں چھیاسی سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ نمبر 7 میں دفن ہوئے۔

آپ حضرت مولوی برہان الدین کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے۔ ان کے متعلق چند ایک باتیں جو یاد ہیں عرض کر رہا ہوں۔

سلام کہنے میں پہل کرتے تھے۔ علی الصبح ساری جماعت کے دروازوں پر اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کھونڈہ سے زور زور سے دستک دیتے تھے۔ سب کو جگانے کے بعد عبادت کی امامت فرماتے تھے۔ کھانا کھاتے وقت کسی سے بات نہیں کرتے تھے۔ رات کو سوتے وقت بالوں میں کنگھی کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایسا کرنے سے انسان مقروض نہیں ہوتا۔ آپ کے پاس ایک پاکٹ واچ West end تھی جس کا ہر آدمی وقت ان سے پوچھتا تھا خواہ اس نے سفر کرنا ہو اور خواہ پانی لگانا ہو۔ رات ہو یا دن آپ تکلیف محسوس نہیں کرتے تھے آپ کو جماعت سے عشق تھا۔ سچے دلیر اور درویش انسان تھے۔ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک چوہدری صاحب کے بیٹے نے دوسری شادی کرنی تھی اور ظاہر یہ کیا تھا کہ پہلے کوئی شادی نہیں کی ہے۔ جب لڑکی والے آئے تو کسی آدمی کو بھی سچی بات بتانے کی توفیق نہ ملی ڈر کے مارے سب خاموش رہے مگر مولوی صاحب نے مہمانوں کو سارے حالات سے آگاہ کر دیا اس وجہ سے مولوی صاحب نے بہت بڑی ناراضگی مول لی مگر پرواہ تک نہ کی۔

اپنے پاس ایک تھیلا رکھتے تھے جس میں گڑ اور بھنے ہوئے چنے ہوتے تھے۔ باتیں تو بہت زیادہ ہیں جن سے مولوی صاحب کا ذکر کیا جاوے مگر طوالت کے ڈر سے ختم کر رہا ہوں پھر کبھی موقعہ ملا تو باقی عرض کروں گا۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ طاہر احمد صاحب کارکن الفضل کے سسر مکرم چوہدری فضل داد صاحب بھلیسر ضلع گجرات شوگر کے باعث بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ روشن بی بی صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ (جو مکرم محمد دین صاحب کارکن وکالت تصنیف کی والدہ تھیں) مورخہ 95-11-21 کو بقضاء الٰہی وفات پاگئیں۔ مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں بعد تدفین مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم عبدالکریم صاحب ولد فضل کریم صاحب مورخہ 18-اکتوبر 95ء اچانک بقضائے الٰہی بعمر 37 سال انتقال کر گئے ان کا جنازہ آپ کے آبائی گاؤں (مسلم آباد) مجوچک میں مربی سلسلہ مکرم طاہر احمد صاحب نے پڑھایا اور بعد تدفین مربی صاحب نے ہی دعا کروائی ان کی بلند درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

معلمین وقف جدید کی کلاس

○ دفتر وقف جدید کے تحت مستقل معلمین کی کلاس جنوری 1996ء میں شروع ہو رہی ہے۔ ایسے میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے مع درج ذیل کوائف دفتر وقف جدید کو 31-دسمبر 1995ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تعلیم مع نقل سند۔ تاریخ بیعت۔ ناظرہ کلام الٰہی۔ عبادت باترجمہ۔

(ناظم ارشاد)

جمعہ بازار

○ اشیائے صرف کو موزوں اور بازار کے عمومی نرخوں سے کم قیمت پر عوام کو مہیا کرنے کے لئے حکومت نے جمعہ بازار کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا ہے۔ بلدیہ ربوہ اس ضمن میں خصوصی انتظامات کر رہی ہے۔

جمعہ بازار جامعہ احمدیہ کے عقب میں ریلوے لائن کے قریب کھلی جگہ میں لگایا جائے گا۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس سہولت سے مکمل فائدہ اٹھائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء جو میٹرک تا FA//F.sc سال اول سال دوم ربوہ میں زیر تعلیم ہیں اور ان کو ربوہ میں رہائش کا مسئلہ درپیش ہے فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

مقابلہ مضمون نویسی

برائے خدام

○ شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی اول کا عنوان "دعوت الی اللہ" ہے۔ جس کی آخری تاریخ 15-جنوری 96ء ہے خدام زیادہ سے زیادہ اس مقابلہ میں شرکت کی کوشش کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

اعلان داخلہ

○ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل مضامین کے لئے ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے (1) اینتھراپولوجی (2) بیالوجی (3) بزنس ایڈمنسٹریشن (4) کیمسٹری (5) کمپیوٹر سائنس (6) ڈیفنس اینڈ Stratgic سٹڈیز (7) Eath سائنسز (8) اکنامکس (9) الیکٹرونکس (10) ہسٹری (11) انٹرنیشنل ریلیشنز (12) میتھ (13) پاکستان سٹڈیز (14) فزکس (15) پبلک ایڈمنسٹریشن (16) شماریات

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28-دسمبر 1995ء ہے اور مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "Dawn" مورخہ یکم دسمبر 1995ء ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

تنگ نہیں کرتے اور آنسو نہیں گرتے۔ آنکھوں میں سوزش نہیں پیدا ہوتی۔ دوسرے اس کی بدبو جسم پر نہیں پھیلتی۔ پانی کے اندر ہی رہ جاتی ہے تو اگر ایک انسان سلیقے کے ساتھ رہنا چاہے تو غربت میں بھی رہ سکتا ہے۔ ایک غریب خاندان کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے، بہت پرانی بات ہے۔ جب مجھے علم ہوا اور میں نے پوچھ کر دیکھا تو واقعۃً یہ بات درست نکلی کہ ان بچوں کے ماں باپ نے یہ دستور بنایا تھا کہ روزانہ اپنے کپڑے دھو کر ڈالتے تھے اور بچوں کو بھی یہ سکھایا تھا کہ جب واپس آؤ تو دھلا ہوا کپڑا جو ماں نے تیار رکھا ہوتا تھا وہ پہنو اور سکول کا کپڑا دھوؤ۔ اب یہ ہو سکتا ہے کہ بعضوں کے لئے تکلیف مالایطاق ہو لیکن نمونہ ضرور ہے کہ غربت میں بھی انسان صاف رہ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے ساری باتیں چل رہی ہیں۔ آپ کی طرز بودوباش نہایت غریبانہ تھی اور کپڑے خود سیتے تھے۔ پیوند لگا لیا کرتے تھے مگر پاکیزہ بدن، پاکیزہ لباس صاف ستھرا خوشبو سے معطر، یہ زینت ہے۔ زینت کا یہ مطلب نہیں کہ فیشن کرو اور مہنگے مہنگے کپڑے خریدو اور گوٹہ کناری لگاؤ۔ جو زینت محمدؐ رسول اللہ کی زینت ہے وہی زینت ہے اور جو عورتیں صاف بدن پاک بدن ہوں اور اچھے کپڑے ان معنوں میں پہنیں کہ صاف ستھرے نظیف ہوں اور خوشبو لگائی ہو تو وہ لازماً سکینت کا سامان بنیں گی۔ پس یہاں امیر اور غریب کی بحث نہیں ہے۔ ہر شخص جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ وہ آپ کی زینت اخذ کر سکتا ہے۔ یہ اصول ہے اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔ یہ ناممکن ہے کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ امیروں کے تو رسول ہوں اور غریبوں کے نہ ہوں۔ یہ وہ رسول ہے جو ہر تفریق مٹا دیتا ہے۔ مشرق کا بھی ہے۔ مغرب کا بھی ہے۔ مختلف ملکوں کے بدلتے ہوئے فیشن آپ کے طرز زندگی سے مختلف نہیں ہو سکتے۔ یعنی ہر قوم اگر چاہے تو آپ کا فیشن اختیار کر سکتی ہے اور وہ فیشن بنیادی طور پر پاکیزگی ہے۔ نظافت ہے اور یہ ہر کسی کے بس میں ہے۔ اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ گھر سلیقے کے رکھیں اور گھر کا ماحول صاف ستھرا رکھیں۔

(از خطبہ ۲۶-مارچ ۹۳ء)

بقیہ صفحہ 5

نے صداقت کو خیرباد نہیں کہا۔ اور اس امر کو خدا تعالیٰ کا بڑا انعام خیال کرتے ہیں۔

(8) عذر واہیہ کر کے سزا کو ہلکا نہیں کرواتے بلکہ برداشت کئے جاتے ہیں۔ اور بایں ہمہ بھی نماز مسجد میں جا کر جماعت سے ہی ادا کرتے ہیں۔

(9) قوم کا ایمان بھی مشاہدہ کیجئے۔ سب سے محبوب دوست اور عزیز رشتہ دار ہے۔ اس سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ کیا میں خدا کے رسول سے محبت نہیں کرتا۔؟ یقیناً جواب اثبات میں تھا۔ لیکن ایماندارانہ جواب تھا (۔) کہ خدا اور کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ یہی صحابہؓ کا وہ ایمان ہے جس نے انہیں دنیا میں ممتاز کر دیا تھا۔

(10) کعب کا یہ فقرہ بھی کتنا توحید پر مضبوط ایمان کا مظہر ہے کہ یا رسول اللہ اگر میں نے جھوٹ بول کر آپ کو راضی کر لیا تو خدا تعالیٰ راضی نہ ہو گا۔ اور اگر آپ میرے سچ کی وجہ سے ناراض ہوئے تو اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر راضی کر دے گا۔ اور معافی کے وقت بھی یہی دریافت کیا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یا آپ کی طرف سے۔ اسی قسم کا فقرہ حضرت عائشہ نے اپنی برأت کے وقت کہا تھا۔

(11) ابو قتادہ چچازاد بھائی کا نمونہ دیکھئے۔ کعب کا مقاطعہ ہے۔ کعب سلام عرض کرتے ہیں۔ تو جواب نہیں دیتے وہ اپنے ایمان و عشق کی ابو قتادہ سے تصدیق کروانا چاہتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں۔ خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ دنیوی رشتوں پر اللہ اور اس کے رسولؐ مقدم ہیں۔

(12) حضور ﷺ کی محبت ملاحظہ ہو۔ کعبؓ کا مقاطعہ ہے۔ لیکن کنکھیوں سے دیکھتے ہیں کیا یہ باپ کی سی شفقت اور نظر نہیں؟

(13) سچائی کے کتنے فدائی تھے کہ معافی کے بعد پھر عہد کیا کہ سچائی کو کبھی ترک نہیں کریں گے۔

حضرت کعبؓ کی روایات:۔

(۔) رسول خدا ﷺ سفر سے چاشت کے وقت واپس لوٹتے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے، دو رکعت نماز نفل ادا کرتے اور کچھ دیر مسجد میں تشریف فرما رہتے۔

(2) (۔) ترجمہ دو بھوکے بھیڑیئے اگر بھیڑوں میں چھوڑے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا آدمی کے دین کو مال اور عزت کی حرص خراب کرتی ہے۔

(3) (۔) (صاحب ایمان) کی مثال ایک نرم پودے کی ہے۔ ہوا چلتی ہے تو کبھی اس کو ایک طرف جھکا دیتی ہے تو کبھی دوسری طرف، یہاں تک کہ وہ اپنی عمر پوری کر لیتا ہے۔ اور کافر کی مثال ایک بڑے جڑوں والے درخت کی ہے۔ (یہ درخت لبنان میں کثرت سے پایا جاتا ہے) کہ وہ قائم نہیں رہ سکتا اور ہوا اسے یکبار اکھیڑ دیتی ہے۔

ہومیوپیتھک اور یونانی ادویات
نیز بالوں کو گرنے سے روکنے اور سیاہ رکھنے والا
تنویر ہیئر ٹانک دستیاب ہے
ہمدردانہ مشورہ • بہترین تشخیص • مناسب علاج
لقمان میڈیکوز المعروف ساجد دواخانہ
حکیم نصیر احمد تنویر ڈاک خانہ روڈ حافظ آباد
لقمان نصیر ناصر D.H.M.S
فون دکان 0434-520411 رہائش 0438-2195

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ میجر جنرل نصیر اللہ بابر وزیر داخلہ نے قومی اسمبلی کو اتوار کے روز بتایا کہ جس شخص نے مصری سفارت خانے پر بم پھینکنے کے لئے فنڈ مہیا کیا تھا اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ میجر جنرل موصوف قومی اسمبلی کو ایک سوال کے جواب میں اس گرفتاری کی کیفیت بتا رہے تھے۔

○ امریکی حکومت نے کہا ہے کہ کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ پاکستان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی راہ میں کسی طرح بھی روک نہیں ہے۔ خاص طور پر امریکہ اور پاکستان کے تجارتی تعلقات اور کراچی کے حالات اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان کے اقتصادی فروغ پر بھی کسی برے اثر پڑنے کا امکان نہیں۔ امریکہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری کامرس ریمنڈ وکری جونیئر نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔

○ سری لنکا میں حکومت کی فوجوں نے باغیوں کے گڑھ جافنا پر قبضہ کر کے اپنا پرچم وہاں لہرا دیا ہے۔ اب حکومت کے ئے سب سے زیادہ اہم کام جافنا کی تعمیر نو ہے۔ وہاں ہزاروں آدمی مارے جا چکے ہیں اور لڑائی کی وجہ سے بہت سی عمارتیں اور ادارے ختم ہو گئے ہیں اس لئے حکومت کے سامنے سب سے زیادہ اہم کام یہی ہے کہ جافنا کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔

○ برما میں جمہوریت نواز آنگ سان سون کوئی نے اس مصمم ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ سیاسی طور پر ملک کو جمہوریت کے راستے پر ڈالنے کی کوشش کرتی رہیں گی۔ اور فوجی حکمرانوں کو مسترد کر کے ان کی بیرکس میں بھجوا دیں گی۔ سان کوئی ایک مجمع سے خطاب کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی۔ یہ مجمع جو ان کے رنگون کے مکان کے باہر جمع ہوا تھا تین ہزار کے قریب افراد پر مشتمل تھا۔

○ شہزادی ڈیانا نے ایک اخبار نیوز آف دی ورلڈ کو بتایا کہ وہ رات کے وقت اپنی رہائش گاہ کینسنگٹن پیلیس سے نکل کر ہسپتالوں میں مریضوں کے ساتھ وقت گزارتی ہیں۔ اس سے پہلے وہ کہہ چکی ہیں کہ وہ ملک کی نہیں بلکہ لوگوں کے دلوں کی ملکہ بننا چاہتی ہیں۔ یہ انٹرویو جو انہوں نیوز آف دی ورلڈ کو دیا ہے ایک مہینے میں دوسرا انٹرویو ہے۔ اس سے پہلے جو انٹرویو دیا تھا اس میں انہوں نے اپنے متعلق بہت سی نجی باتوں کا انکشاف کیا اس سے بکنگھم پیلیس کے لوگ پریشان ہوئے تھے۔

○ بنگلہ دیش میں وزیر اعظم خالدہ ضیاء نے صدر سے کہہ کر پارلیمنٹ تڑوادی ہے اور اب 18- تاریخ انتخابات کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ لوگوں سے رابطہ کے لئے بیگم خالدہ ضیاء ریلوے ٹرین پر مختلف علاقوں میں جا رہی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس مہم میں آپ کے اعتماد کو خاص سہارا ملا ہے۔ حزب اختلاف نے انتخابات کی تاریخ اس لئے مسترد کر دی ہے کہ اس سے مشورہ نہیں کیا گیا اور حزب اختلاف نے یہ بھی کہا ہے کہ بیگم خالدہ ضیاء نہیں چاہتیں کہ حزب اختلاف انتخابات میں حصہ لے۔

○ بھارت کی حکومت نے کہا ہے کہ وہ الیکشن کمیشن کے اس فیصلہ کے خلاف کہ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کروانے کے لئے یہ وقت موزوں نہیں ہے سپریم کورٹ سے رجوع کرے گی۔

○ وزیر داخلہ مسٹر چوان نے کہا ہے کہ وہ الیکشن کمشنر کے فیصلے سے مایوس ہوئے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کے فیصلہ پر الیکشن کمیشن کے فیصلے کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

○ حال ہی میں اسلام آباد میں ادیبوں اور دانش وروں کی جو چار روزہ کانفرنس ہوئی ہے اس میں متعدد ملکوں کے وفود نے پاکستان کی اس سلسلے میں تعریف کی ہے کہ ایسے اجتماع کا انعقاد کروایا گیا انہوں نے کہا کہ یہ ملک آئندہ کے متعلق جمہوریت کے ذریعہ خاصا پر امید نظر آتا ہے۔ اجتماع کی خاص طور پر تعریف کی گئی اور اس خیال کا اظہار کیا گیا کہ ایسے اجتماع باقاعدگی کے ساتھ ہوتے رہنے چاہئیں تاکہ دنیا بھر کے ادیب ایک دوسرے سے ملاقات کے ذریعے حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہیں۔

○ اب تک تو سعودی عرب میں سعودی عرب کے بادشاہ کی وفات یا اس کی معزولی کے بعد کراؤن پرنس بادشاہ بن جایا کرتا تھا۔ لیکن موجودہ بادشاہ نے 1992ء میں ایک قانون جاری کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ سب سے اچھا اور قابل شہزادہ بادشاہت سنبھالا کرے گا۔ اگرچہ اس قانون میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اسے کس طرح منتخب کیا جائے گا۔ لیکن بہرحال کراؤن پرنس از خود بادشاہ کی وفات یا اس کی معزولی پر بادشاہ نہیں بن سکتا۔ اس وقت بادشاہ فہد بیمار ہیں۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ تشویش کی کوئی بات نہیں لیکن آئندہ بادشاہ کے متعلق سوچ بچار شروع ہو گئی ہے۔

○ ڈاکٹر محبوب الحق نے ایک اردو روزنامے سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک میں معمولی نہیں سنگین اقتصادی بحران ہے اور حکومت اور اپوزیشن کی کشمکش سے ملک تباہی کی طرف گامزن ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ملک میں تبدیلی کی صورت میں باہر سے کوئی نہیں آئے گا۔ پاکستانی شخصیت ہی نظام چلائے گی۔

○ وزیر داخلہ نے ایک اردو اخبار سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایم۔ کیو۔ ایم۔ کے لیڈروں کو ریڈیو۔ ٹی۔ وی پر خطاب کی پیش کش کی گئی ہے۔

○ الجیریا میں اسلامی بنیاد پرستوں نے ایک خاتون جرنلسٹ کو قتل کر دیا ہے۔ ایک ہفتہ سے کم عرصہ میں یہ دوسرا قتل ہے۔ اس خاتون جرنلسٹ کا نام خدیجہ بھانی ہے۔ اور یہ عربی زبان کے اخبار ایکو روک کے لئے کام کرتی تھیں۔

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں مقبوضہ بیت المقدس کو دارالحکومت قرار دینے کے اسرائیل کے فیصلہ کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا ہے۔

○ صدر پاکستان فاروق لغاری نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم سمیت مزید ڈیم بنائے جائیں انہوں نے کہا کہ نئے سٹوریج ڈیم نہ بنے اور پانی کی نعمت سے ہم نے بروقت فائدہ نہ اٹھایا تو پھر اقتصادی طور پر تباہی کے سوا کوئی اور راستہ نہیں رہ جاتا۔ اب جذباتی فیصلے نہیں دور اندیشی کے ساتھ معاملات طے کرنے کا وقت ہے۔ لیکن کالاباغ اور دوسرے ڈیم چاروں صوبوں کی مرضی کے بغیر نہ بنائے جائیں۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمیں مہنگائی کے سلسلے میں پورا احساس ہے مگر ہم مجبور ہیں۔ دراصل عالمی تبدیلیوں سے پوری دنیا متاثر ہو رہی ہے۔ گرانی روکنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں اور صوبائی حکومتوں کو اس سلسلے میں ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی نے پاکستان کی بری فوج کے سربراہ جنرل عبد الوحید سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں انہوں نے حکومت اور اپوزیشن میں جاری محاذ آرائی پر اظہار تشویش کیا۔ اس ملاقات میں جنرل وحید نے بتایا کہ فوج سیاست سے بالکل لاتعلق ہے۔ سیاست دانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے مسائل اور اختلافات خود ہی طے کریں۔

○ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی نے صدر اور وزیر اعظم سے اپنی ملاقاتوں میں ایٹمی پروگرام۔ کشمیر اور اقتصادی مسائل کے سلسلے میں ایک فارمولا پیش کیا ہے جس کے تحت پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی بدلنا ہو گی دفاعی اخراجات پر نظر ثانی کرنا پڑے گی۔ اور عالمی مالیاتی اداروں کے ساتھ کئے گئے معاہدوں پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

○ آزاد کشمیر کے شہر کوٹلی میں ایوان صدر سے 100 فٹ دور بم دھماکے سے دو عمارتیں تباہ ہو گئیں مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ اسی طرح آزاد کشمیر کے ایک اور شہر نکیال میں بھی بم دھماکہ ہوا۔ ان دھماکوں سے شہریوں میں خوف وہراس پیدا ہو گیا۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب
فون: 643

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی 15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
فون: 212379 558 ربوہ

ہمدردانہ مشورہ
کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434

نور کاجل 8/-
نور ابٹنہ 15/-
نور آملہ 15/-
خورشید ہیئر آئل 60/-
تابانی لوشن 15/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون: 04524-211538